محمد مہر گردوش چار اختر ○ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

(اس رسالہ میں نبی پاک کے نور ہونے اور جسم شریف کے بے سایہ ہونے کا ثبوت ہے)

رسالہ نور

مع اضافاتِ جدیدہ و افاداتِ عدیدہ

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب

ناشران

مفتی محمد مختار خان صاحبزادہ اقتدار احمد خان

نعیمی کتب خانہ گجرات مغربی پاکستان

جبرئیل سے یہ نہ پوچھا کہ تم کون ہو اور مجھے کیا پڑھانا چاہتے ہو۔ معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم انہیں جانتے پہچانتے تھے۔ کیوں نہ پہچانتے کہ حضرت جبرئیل اور سارا عالم حضور ہی کے نور سے بنا۔ اور حضور کا نور ان سب سے پہلے پیدا ہوا۔ رہا ورقہ ابن نوفل کے پاس تشریف لے جانا اور ورقہ کا یہ عرض کرنا دوسروں کی تصدیق کے لئے تھا کہ سننے والے ورقہ کی یہ گفتگو سن کر حضور کی نبوت پر زیادہ مطمئن ہو جاویں۔ کیونکہ ورقہ توریت کے بڑے عالم تھے۔ مکہ والے ان کے علم و عمل کے قائل تھے۔ اور ان پر اعتماد کرتے تھے۔ غرضیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ ورقہ ابن نوفل کے پاس جانا اپنے علم کے لئے نہیں بلکہ ان سے تصدیق کرانے کے لئے تھا۔ تاکہ حضرت خدیجہ کو حضور کی نبوت کا عین الیقین حاصل ہو جائے۔ اور دوسروں کو علم الیقین۔ جیسے حضور کا پتھروں سے کلمہ پڑھانا۔ درختوں سے گواہی دلوانا اپنے علم کے لئے نہیں دوسروں کے بتانے کے لئے ہے۔

اعتراض نمبر ۱۵

نور سے بشر افضل ہے۔ دیکھو آدم علیہ السلام کو جو بشر تھے۔ نوری فرشتوں سے سجدہ کیا۔ اور معراج میں حضور بشر ہو کر عرش سے بھی وراء وہاں پہنچے جہاں وہاں کہاں سب ختم ہو گیا۔ اور نوری

جبرئیل سدرہ پر رہ گئے۔ لہذا حضور کو نور کہنا حضور کی شان گھٹانا ہے۔

جواب: اولاً تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے کہ بشر نور سے مطلقاً افضل ہے۔ ورنہ پھر چاہیئے کہ تم بلکہ ابوجہل وغیرہ بھی فرشتوں سے افضل ہوں۔ دوسرے یہ کہ اعتراض تب درست تھا۔ جب ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرتے۔ حضور نور بھی ہیں۔ بشر بھی۔ محض بشر اور محض نور سے وہ افضل ہے جو نور بھی ہو اور بشر بھی۔

خیال رہے کہ کافر انسان کتے بلے سے بدتر ہے۔ رب فرماتا ہے اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔